

ہدایہ کے ۱۰۰ اخلاف قرآن و حدیث مسائل

صلی اللہ
علیہ وسلم

ہدایتِ محمدی

خطیب الہند مولانا محمد صاحب محبت جو ناگرھی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ محمدیہ ہدایہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

حنفی مذہب کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ پر ایک تحقیقی نظر

ہدایت محمدی

ہدایہ کے 100 خلاف قرآن و حدیث مسائل

مصنف

خطیب الہند حضرت مولانا محمد صاحب جو ناگڈھی

مکتبہ فتحیہ دہلی

نام کتاب:-	ہدایت محمدی
مولف:-	خطیب الہند حضرت مولانا محمد صاحب جو ناگرہمی
مطبع:-	این ایس پریس دہلی-۶
قیمت:-	۱۰ روپے
ناشر:-	مکتبہ محمدیہ دہلی-۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آغاز کلام

الحمد لله والصلوة على نبي الله
 مذہب اسلام جو دنیا بھر کی خوبیوں کا مجموعہ ہے جس نے اپنی فطرتی
 اور قدرتی خوبیوں کے ذریعہ دنیا بھر کو بہت تھوڑی سی مدت میں اپنا حلقہ
 بگوش بنا لیا، چار دانگ عالم میں اپنی ہر دلعزیزی اور حقانیت کا سکہ جما دیا، دنیا
 کے جملہ ادیان نے اس ایک دین پر دفعۃً دھاوا بول دیا، لیکن اس کی صداقت
 کی طاقت نے سب کے پاؤں اکھاڑ دیئے، اس کی دلفریبیوں نے لوگوں کو
 وارفتہ کر دیا جس کی ایک بار بھی بھولے سے ہی اس پر نظر پڑ گئی وہ عمر بر اس
 کا کلمہ پڑھتا ہوا ہی نظر آیا، ایک زمانہ تھا جس وقت اس کے ماننے والوں کی
 نسبت مخالفین کا اتفاق تھا کہ ”غُرْهُلَاءٌ دِينُهُمْ“ یعنی یہ لوگ
 تو اس دین کے متوالے بن گئے، لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا، یہ صاف کپڑا
 میلا ہوتا گیا، وہ پاک نشہ اترتا گیا، گو آج بھی اسلام اپنی انہی خوبیوں کے
 ساتھ ہے لیکن ہم ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مسلمان بھی اسی پرانے
 رویہ پر ہیں، بلکہ ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہے

این قدح بشکست وآں ساقی نماند

اسلام کی تعلیم تو یہ تھی کہ خدا کی مانو، اس کے رسول کی مانو لیکن ہم
 نے اس من و سلویٰ پر سیر نہ کر کے بنی اسرائیل کی طرح ایک تیسری چیز

یعنی قیاس نام نہیں، کمالی اور پیراس پر اس تشکیق سے جھگڑے کہ شد و شدہ وہی اصل مانی جانے لگی اور اصل کو فرع کا، بلکہ اس سے بھی نیچے کا درجہ دے دیا گیا، آج عام مسلمانوں کی یہ حالت نظر آتی ہے کہ اگر انہیں کسی مسئلہ کی ضرورت ہوئی وہ دریافت کرنے نکلے کسی عالم نے بتلایا کہ اس کی نسبت قرآن و حدیث کا یہ حکم ہے تو ان کی تشفی نہیں ہوتی، وہ فوراً پلٹ کر کہتے ہیں کہ مولوی صاحب یہ بتلاؤ کہ حنفی مذہب میں اس کی بابت کیا فیصلہ ہے؟

آج خواص مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ جو لوگ مندروس پر بیٹھے نظر آتے ہیں، مدرس، مفتی اور عالم مشہور ہیں، مصنف اور مولوی ہیں وہ اگر فتویٰ لکھیں گے تو تیرے میرے قول سے، مسئلہ بتلائیں گے تو زید، بکر کا نام لے کر، تعلیم دیں گے تو ادھر ادھر کے قیاسات کی، پیروی کریں گے تو امتیوں کی، نام لیوا ہیں تو نیچے ہی نیچے کے، مجھے معاف رکھا جائے اگر میں کھلے الفاظ میں کہہ دوں کہ

”سچ تو یہ ہے کہ ہمارے اسلاف کا اسلام اور تھا اور ہمارا اور ہے اگر وہ کامل مسلمان تھے تو ضرور ہمارے اسلام میں نقصان ہے، اور بھائی اگر ہم باوجود ان ڈھنگوں کے کامل مسلمان ہیں تو وہ اس اسلام سے یقیناً بہت دور بلکہ بالکل محروم تھے۔“

ہمارے زمانے میں صرف قرآن و حدیث کا نام رہ گیا ہے، عمل کے لئے اور چیز ہے اور تبرک کے لئے اور چیز، کھانے کے اور، دکھانے کے اور، مسئلہ دیکھنا ہو تو ہدایہ، شرح وقایہ کی، رفق کردانی کی جائے، اگر شہرت حاصل کرنا ہو تو بخاری، مسلم کی زیارت بھی کر لی جائے، فتویٰ لکھنا

ہو تو کنز، قدوری کی ضرورت پڑے، ختم پڑ سنا، تو خیر قرآن خوانی بھی ہو جائے۔ ”نذوا کتاب اللہ وراء ظہورہم“ کے پورے مصداق ہم بن گئے، رسول اللہ ﷺ کی حدیث رد ہو جائے تو دل نہ دکتے لیکن فقہ کی کسی جزئی کو کوئی ٹال دے تو قیامت آجائے، اگر اتباع سنت کو ترک کیا جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن ترک تقلید ترک اسلام سمجھا جائے، اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نسبت ہٹ جائے تو پرواہ نہیں، لیکن اماموں کی طرف سے نسبت ہٹانا کفر سمجھا جائے، محمدی نہ کہلواؤ لیکن اگر حنفی، شافعی نہ کہلوائے تو یوں سمجھو کہ گویا کفر کی بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا۔

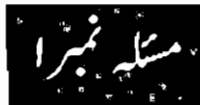
اسلام کا بقا تو یہ تھا کہ خدا کی دی ہوئی دولت، ورثہ رسول، فرمان پیغمبر، حدیث نبوی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے لیکن ہم نے اپنے لئے جدا جدا مذہب قائم کر لئے، حنفیت اور شافعیت وغیرہ کی شاخوں نے شاہراہ محمدی سے ہمیں دور ڈھکیل دیا، ہم نے سختی سے اماموں کی نہیں بلکہ ایک ہی امام کے اقوال کی تقلید شروع کر دی، اپنی نسبت بھی ان کی طرف کر لی، ان کے کل فرامین کو آنکھیں بند کر کے مان لینا اپنا وظیفہ کر لیا، اس زہریلی ہوا نے کچھ اس بے طرح رگ و پے میں سرایت کی اور روٹنے روٹنے میں سمیت (زہر) کا اثر پہنچایا کہ آج قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے، محمد ﷺ کے نام لیا، بے دین اور لامذہب سمجھے جانے لگے، اتنے ہی پر بس نہ کیا بلکہ اس فرقہ کے ذمہ بہتان باندھنے، جھوٹ بولنے تہمتیں رکھنے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، کہیں سے کوئی کتاب چھپتی ہے، کہیں سے اشتہار شائع

ہو رہے ہیں۔ تیس اخبارات کے کالم سیاہ ہو رہے ہیں کہ یہ ایسے اور ایسے، کبھی تو نواب صاحب کی کتابوں سے نہیں الزام دیا جاتا ہے، کہیں مولانا اسماعیل شہید کی کتابوں سے، کبھی حضرت میاں صاحب اور امام شوکانی اور شیخ الاسلام عبدالباقی کی کتابوں سے، اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں غیر مقلد بھی کہا جاتا ہے، کاش انہیں اتنا تو سوچنے کا موقع ملتا کہ جب ہم انہیں غیر مقلد کہتے ہیں تو ادھر ادھر کی کتابوں سے انہیں الزام تو نہ دیں؟ یاد رکھو ہم اہل حدیث محمدیوں کا مذہب صرف قرآن و حدیث ہے، جو الزام آیت قرآنی پر، جو الزام صحیح حدیث نبوی پر ہو، وہ الزام اس فرقہ پر ہے، جو الزام ان کے سوا کسی اور کے قول پر ہو وہ الزام جماعت اہل حدیث پر نہیں۔

میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کو بطور نمونہ آپ کے حنفی مذہب فقہ کی معتبر کتابوں کا برہنہ نوٹو دکھانے کے لئے ان فقہ کی کتابوں میں سے صرف ایک کتاب کے چند مسائل سناؤں، آپ گو ان کتابوں کو آج تک اسلامی کتابیں جانتے ہوں، قرآن و حدیث کا عطر کہتے ہوں، حنفی مذہب کی جان سمجھتے ہوں، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل کو دیکھ کر آپ کی طبیعت میں نفرت، دل میں کدورت، چہرہ پر غصہ، آنکھوں میں سرخی، دماغ میں چکر آنے لگیں گے، آپ کو قطعاً یقین ہو جائے گا کہ اہل حدیث حق پر ہیں کہ انہوں نے سوا قرآن و حدیث کے، کسی اور کے اقوال کا ماننا اپنے ذمہ ضروری قرار نہیں دیا، وہ اچھے ہیں کہ اس دلدل سے بچے ہوئے ہیں مجھے یہ بھی خیال ہے کہ ممکن ہے آپ کے دل میں سے آواز اٹھے کہ یہ حوالے غلط ہوں گے، اس کی نسبت مجھے صرف اتنا لکھنا کافی ہو گا کہ اگر ایک حوالہ بھی غلط ہو ایک مسئلہ جی اگر اس کتاب میں نہ ہو تو ایک سورہ یہ انعام۔

اب حنفی مذہب کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ شریف کے بعض اصول، بے مثل مسائل سنئے، یہ وہ کتاب ہے جو درس و تدریس میں داخل ہے جو حنفی مذہب کا بنیادی پتھر ہے جس کی بابت لکھتے ہیں "ان الہدایۃ کالقرآن..... الخ" یعنی ہدایہ قرآن کے مثل ہے۔ ملاحظہ ہو (مقدمہ۔)

ہدایہ جلد ۳ مطبوعہ فاروقی ص: (۳) (۱)



القہقہۃ فی صلوة ذات رکوع وسجود..... لم
 یکن حد ثانی صلوة الجنازۃ وسجدة التلاوة (ہدایہ یوسنی
 جلد اول ص: ۳۵ فصل فی نواقض الوضوء) (۲) یعنی اگر رکوع و سجدہ
 والی نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا، جنازہ کی نماز میں یا سجدہ
 تلاوت میں کھلکھلا کر ہنسنے سے وضو نہیں جائے گا۔

- (۱) پوری عبارت اس طرح ہے
 ان الہدایۃ کالقرآن قد نسخت -- ماصنفوا قبلہا فی الشرع من کتب
 (مقدمہ ہدایہ اخیرین ص: ۲ مطبوعہ مکتبہ تھانوی دیوبند)
 (۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۲۶ فصل فی نواقض الوضوء
 (ف) یہ مسئلہ درج ذیل کتابوں میں بھی ہے
 بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۱۳۶ کتاب الطہارۃ نواقض الوضوء / قدوری ص:
 ۴ / شرح وقایۃ ج ۱ ص: ۷۱ در مختار ج ۱ ص: ۲۷ منیۃ السلی ص: ۴۶ /
 البحر الرائق ج ۱ ص: ۷۸ / فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۱۳ فتاویٰ قاضی
 خان ج ۱ ص: ۱۹ مطبع عالی لکھنؤ

مسئلہ نمبر ۲

بخلاف البهيمه ومادون الفرج (هدايه يوسفى جلد اول ص: ۳۸ فصل فى الغسل) (۱) يعنى چوپائے کے ساتھ بد فعلی کرنے اور شرمگاہ کے سوا اور جگہ..... کرنے سے جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳

كل اهاب دبغ فقد طهر الاجلد الخنزير والادمي (هدايه يوسفى جلد اول ص: ۴۴ باب الماء الذى يجوز) (۲) يعنى انسان اور خنزیر کے سوا جس جانور کے چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے (يعنى کتے کی، بھیرے کی، گدھے کی اور تمام درندوں کی کھالیں بعد از دباغت پاک ہیں۔

(۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۳۱ کتاب الطهارات فصل فى الغسل حاشیہ میں عنایہ کے حوالہ سے اس عبارت کی تشریح ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے ”بخلاف البهيمه فانه لايجب فيه الغسل بمجرد الايلاج من غير انزال وبخلاف مادون الفرج كالتفخيد والتبطين فلايجب الغسل فيه ايضا (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۷۷ / منية المصلى ص: ۱۰ بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۱۴۸ / درمختار ج ۱ ص: ۳۱ ، البحر الرائق ج ۱ ص: ۱۰۹ / فتاوى عالمگیری ج ۱ ص: ۱۵ / فتاوى قاضى خان ج ۱ ص: ۲۱ (۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۴۰ (ف) قدوری ص: ۷ / شرح وقایہ ج ۱ ص: ۸۳ / منية المصلى ص: ۵۰ بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۲۴۳ / درمختار ج ۱ ص: ۳۸ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۱۷۹ / فتاوى عالمگیری ج ۱ ص: ۲۵

مسئلہ نمبر ۴

جازت الصلوٰۃ فیہ والوضوء منہ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۴۴ باب الماء الذی یجوز) (۱) یعنی کتے، بھیڑیے، گدھے وغیرہ کی دباغت دی ہوئی کھال کو پہن کر نماز ہو جاتی ہے اور ان کھالوں کے ڈول بنا کر ان میں پانی بھر کر وضو کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵

لیس الکلب نجس العین (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۴۴ باب الماء الذی) (۲) یعنی کتا نجس العین نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶

یطہر بالذکوۃ..... و كذلك یطہر لحمہ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۴۵ باب الماء الذی یجوز) (۳) یعنی ان جانوروں کتے، بھیڑیے، گدھے وغیرہ درندوں کی کھالیں، بلکہ گوشت بھی ذبح کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں

(۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۴۰ باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء ..

(ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۸ باب المیاء

قدوری ص: ۷ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۱۷۹ (مطبوعہ عدز کریا بلک ڈیوڈیو بند)

(۲) ایضاً (ف) بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۲۰۱ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۱۸۱ /

درمختار ج ۱ ص: ۳۸ و ج ۲ ص: ۲۶۲

(۳) ایضاً ص: ۴۱ (ف) شرح الوفاہ ج ۱ ص: ۸۴ / بدائع الصنائع ج ۱ ص:

۲۴۵ / فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۲۵ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۱۸۹

مسئلہ نمبر ۷

ان اشتد فعند ابی حنیفہ یجوز التؤضی بہ لانه یحل شر بہ
عندہ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۵۱ فصل فی الاسار) (۱) یعنی
کھجور کی شراب سے؛ شوکرنا جائز ہے اور اس شراب کو پینا بھی حلال ہے، امام
ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸

یجوز التیمم عند ابی حنیفہ ومحمد.....والحجر
والجص والنورة والكحل والزرنیخ (ہدایہ یوسفی جلد اول ص:
۵۳ باب التیمم) (۲) یعنی پتھر سے اور گچ سے اور چونہ سے اور سرمہ سے
اور ہڑتال سے بھی تیمم ہو سکتا ہے، امام ابو حنیفہ کا خیال یہی ہے اور امام محمد
بھی ان کے ہم خیال ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹

من حضر العید فخاف ان اشتغل بالطہارة ان یفوتہ العید

- (۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۴۸ فصل فی الآسار .
(ف) البحر الرائق ج ۱ ص: ۲۳۸ / بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۹۹ / فتاوی
عالمگیری ج ۱ ص: ۲۲ .
(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۵۱ باب التیمم (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۹۰ / فتاوی
فاصی خان ج ۱ ص: ۲۹ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۲۵۷ / بدائع الصنائع ج ۱
ص: ۱۸۲ / فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۳۶

تیمم (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۵۶ باب التیمم) (۱) یعنی کوئی شخص عید گاہ پہنچا، نماز ہو رہی ہے اسے خوف ہے کہ اگر میں وضو کروں گا تو نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کر کے شامل ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۰

قد رالد رهم وماد ونه من النجس المغلظ كالدم والبول
والخمر وخرء الدجاج وبول الحمار جازت الصلوة معه (ہدایہ
یوسفی جلد اول ص: ۷۱ باب الانجاس) (۲) یعنی غلیظ نجاست جیسے
کہ ناپاک خون اور پیشاب اور شراب اور مرغ کی بیٹ اور گدھے کا پیشاب
وغیرہ کپڑے پر یا جسم پر بقدر ایک درہم کے لگا ہوا ہو تو بھی نماز ہو جائے گی۔
(بقدر درہم سے مراد ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر ہے اور وزن میں ایک مثقال)
(ہدایہ یوسفی ج ۱ ص: ۷۲ باب الانجاس) (۳)

(۱) (۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۵۴ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۸۹ / بدائع الصنائع
ج ۱ ص: ۱۷۸ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۲۷۶ / درمختار ج ۱ ص: ۴۳ . . .
(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۷۴ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۲۴ / بدائع الصنائع ج ۱
ص: ۲۳۳ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۳۹۵ . فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۴۵ .
(۳) مصنف کتاب ہذا نے بقدر درہم کی جو تشریح کی ہے وہ ان کی اپنی تشریح نہیں ہے بلکہ
خود ہدایہ میں موجود تشریح کا اردو ترجمہ ہے۔ الفاظ یہ ہیں ”ثم یروی اعتبار الدرهم من
حيث المساحة وهو قدر عرض الكف في الصحيح ويروی من حيث الوزن
وهو الدرهم الكبير المثقال وهو ما يبلغ وزنه مثقالاً (ہدایہ ج ۱ ص: ۷۵) یہی
تشریح البحر الرائق میں بھی ہے اس کے اندر وزن ۳۰ قیراٹ لکھا ہے (ملاحظہ ہو
البحر الرائق ج ۱ ص: ۳۹۶)

مسئلہ نمبر ۱۱

ان كانت مخففة جازت الصلوة معه حتى يبلغ ربع الثوب يروى ذلك عن ابى حنيفة (هدايه يوسفى جلد اول ص ۷۲ باب الانجاس) (۱) یعنی اگر نجاست خفیف ہو اور اس سے کپڑا نجس ہو گیا ہو اگر چوتھے حصے سے کم ہو تو اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، امام ابو حنیفہ کا مسلک یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲

ان اصابه خراء مالا يؤكل لحمه من الطيور اكثر من قدر الدرهم اجزأت الصلوة فيه عند ابى حنيفة و ابى يوسف (هدايه يوسفى جلد اول ص: ۷۳ باب الانجاس) (۲) یعنی اگر حرام پرندوں کی بیٹ کپڑے پر ہتھیلی کی چوڑائی سے بھی زیادہ لگی ہوئی ہو پھر بھی نماز ہو جائے گی، امام ابو حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور امام ابو یوسف بھی ان کے ساتھ متفق ہیں

مسئلہ نمبر ۱۳

فان افتتح الصلوة بالفارسية او قرأ فيها اودبج وسمی

- (۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۷۵ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۲۴ / درمختار ج ۱ ص: ۵۵ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۴۰۷ / فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۴۶
- (۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۷۷ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۲۴ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۵۰۴ / بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۱۹۸ / فتاوی قاضی خان ج ۱ ص: ۱۰

بالفارسیة وهو يحسن العربية اجزاء عند ابی حنیفة (هدایہ یوسفی۔ جلد اول ص: ۹۵ باب صفة الصلوة) (۱) یعنی ایک شخص عربی میں اچھی طرح پڑھ سکتا ہے، باوجود اس کے فارسی میں قرآن کے معنی پڑھتا ہے قرآن نماز میں نہیں پڑھتا، اللہ اکبر کے بدلہ بھی اس کا ترجمہ فارسی میں پڑھ دیتا ہے تو اس کی نماز جائز ہے، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے اور امام صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر بسم اللہ واللہ اکبر نہ کہے اور فارسی میں اللہ کا نام لے کر ذبح کر ڈالے تو بھی جائز ہے، بلکہ اسی صفحہ میں (صفحہ ۱۰۲) آگے چل کر لکھتے ہیں کہ فارسی کی بھی کوئی قید نہیں۔ ”بسی لسان کان“ یعنی جس زبان میں چاہے ترجمہ ادا کر دے۔ (خواہ انگریزی میں خواہ فرانسیسی وغیرہ میں)

مسئلہ نمبر ۱۳

ثم عن ابی حنیفة انه لایأتی بها فی اول کل رکعة (هدایہ یوسفی جلد اول ص: ۹۷ باب صفة الصلوة) (۲) یعنی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ سے پہلے نہ پڑھے، صرف پہلی رکعت میں پڑھے۔

(۱) (هدایہ ج ۱ ص: ۱۰۱)

(ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۴۳ / بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۳۳۶ / البحر الرائق

ج ۱ ص: ۵۳۵ / درمختار ج ۱ ص: ۷۴ / فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۶۸

۶۹۰ / فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص: ۴۱، ۴۰

(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۴

مسئلہ نمبر ۱۵

لایاتی بها بین السورۃ والفاتحة (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۹۷ باب صفة الصلوة) (۱) یعنی سورۃ فاتحہ پڑھ لی پھر دوسری سورت نماز میں پڑھے تو اس سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۱۶

اما الاستواء قائما فلیس بفرض (ہدایہ جلد اول ص: ۹۹ باب صفة الصلوة) (۲) یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷

كذاالجلسة بین السجدتین (ہدایہ جلد اول ص: ۹۹ باب صفة الصلوة) (۳) یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸

والطمأنينة فی الركوع والسجود وهذا عندابی حنیفة

(۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۴ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۴۵

(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۶ (ف) بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۳۹۹ / شرح وقایہ

ج ۱ ص: ۱۴۳ / فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۷۰

(۳) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۶ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۴۳ / بدائع الصنائع

ج ۱ ص: ۳۹۹

و محمد (ہدایہ یوسفی جلد اول ص: ۹۹ باب صفة الصلوة) (۱)
یعنی رکوع سجدہ بھی آرام سے کرنا فرض نہیں، امام ابو حنیفہ کا اجتہاد یہی ہے
(کہ نہ تو سیدھا کھڑا ہونا فرض، نہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فرض، نہ
آرام سے رکوع کرنا فرض)

مسئلہ نمبر ۱۹

فان اقتصر علیٰ احدہما جاز عندابی حنیفہ (ہدایہ
جلداول ص: ۱۰۰ باب صفة الصلوة) (۲) یعنی اگر سجدے میں صرف
ناک زمین پر ٹکائی اور پیشانی نہ لگائی یا پیشانی ٹکائی اور ناک نہ لگائی تو بھی جائز
ہے، امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰

یکرہ تقدیم..... والاعمی (ہدایہ جلد اول ص: ۱۱۰
باب الامامة) (۳) یعنی اندھے شخص کو امام بنانا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱

ان تعمد الحدث فی هذه الحالة او تکلم تمت

- (۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۶ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۴۳ / بدائع الصنائع
ج ۱ ص: ۲۸۳
(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۰۸ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۴۰ / بدائع الصنائع
ج ۱ ص: ۲۸۲ / منیة المصلی ص: ۹۱ / فتاوی عالمگیری ج ۱ ص: ۸۵
(۳) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۲۲ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۵۲ / البحر الرائق ج ۱
ص: ۱۱۰ / درمختار ج ۱ ص: ۸۳

صلواتہ (ہدایہ جلد نور ص: ۱۱۶ باب الصدقات الخ) (۱) یعنی اگر بان بوجہ کثرت شہد کے بعد گوزار دے یا بات چیت کر لے تو اس کی نماز پوری ہو جائے گی (گویا ہوا نکال دینا سلام کے قائم مقام ہے)

مسئلہ نمبر ۲۲

بکرہ ان یدفع الی واحد مائی درہم فصاعداً (ہدایہ جلد اول ص: ۱۹۰ باب من یجوز دفع الصدقات الخ) (۲) یعنی کسی غریب مسکین شخص کو زکوٰۃ کے مال میں سے دو سو درہم یعنی پچاس روپے یا اس سے زیادہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳

کالمستمنی بالكف علی ما قالوا (ہدایہ جلد اول ص: ۱۹۹ باب ما یوجب القضاء) (۳) یعنی مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا، حنفی مذہب کے فقہاء نے یہی کہا ہے۔ گوروزے کی حالت میں یہ کام کیا ہو

(۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۱۳۰

(ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۱۵۹ / البحر الرائق ج ۱ ص: ۶۵۳

(۲) ہدایہ ج ۱ ص: ۲۰۷

(ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۲۳۸ / درمختار ج ۱ ص: ۱۴۱ / بدائع الصنائع

ج ۲ ص: ۱۶۰ / فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص: ۱۲۵

(۳) ہدایہ ج ۱ ص: ۲۱۷ (ف) شرح وقایہ ج ۱ ص: ۲۴۸ / درمختار ج ۱

ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج ۲ ص: ۲۴۴ / فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص: ۹۸

مسئلہ نمبر ۲۴

عن ابی حنیفہ انه لا یجب الکفارة بالجماع فی موضع المکرره (هدایہ جلد اول ص: ۲۰۱ باب ما یوجب الخ) (۱۰) یعنی یاخانے کی جگہ میں وظلی کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵

لوجا مع میتة اوبھیمة فلا کفارة انزل اولم ینزل۔ (هدایہ جلد اول ص: ۲۰۱ باب ما یوجب القضاء الخ) (۲) مردہ عورت سے یا چوپائے سے بد فعلی کرنے سے روزہ کا کفارہ نہیں آتا، انزال نہ ہوا ہو تو بھی اور انزال ہو گیا ہو جب بھی۔

مسئلہ نمبر ۲۶

من جامع فیما دون الفرج فانزل لا کفارة علیہ (هدایہ جلد اول ص: ۲۰۲ باب ما یوجب القضاء الخ) (۳) یعنی

(۱) ہدایہ ج ۱ ص: ۲۱۹ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج ۲ ص: ۲۵۳

(۲) ایضاً (ف) البحر الرائق ج ۲ ص: ۱۸۳ / درمختار ج ۱ ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج ۲ ص: ۲۴۴ / فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۳۰۵ / فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص: ۹۸

(۳) ہدایہ ج ۱ ص: ۲۲۰ (ف) البحر الرائق ج ۲ ص: ۱۸۵ / درمختار ج ۱ ص: ۱۵۰ / بدائع الصنائع ج ۲ ص: ۲۴۴ / فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص: ۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرمگاہ سے سوائس اور جگہ تہان کیا اور انزال بھی ہوا پھر بھی روزہ کا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۷

لايشعر عند ابى حنيفة ويكره ولابى حنيفة انه
 مثلة (هدايہ يوسنى جلد اول ص: ۲۴۳ باب التمتع) (۱) یعنی قربانی
 کے جانور کا اشعار کرنا (یعنی اس کے گوبان پر نشان کر دینا جو سنت ہے) مکروہ
 ہے، بلکہ یہ شاذ کرتا ہے (یعنی اوشاء بدن کا کاسٹ دینا) امام ابو حنیفہ کی رائے
 یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸

مسه امرأة بشهوة ونظرو الي فرجها و نظر ها الي ذكره
 عن شهوة (هدايہ جلد ۲ ص: ۲۸۹ فصل فى المسحرات) (۲) یعنی
 کسی مرد نے کسی غیر عورت کو شہوت کے ساتھ چھو لیا، اس کی شرمگاہ کو دیکھ
 لیا یا اس عورت نے اس کی شرمگاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھ لیا تو اس عورت
 کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حرام بنتی۔

(۱) ہدایہ ج ۱ ص ۲۶۲

(۲) شرح و فتاویٰ ج ۱ ص ۲۷۱، درمختار ج ۱ ص ۱۷۳ / البحر الرائق

ج ۲ ص ۶۲۴

۲. ہدایہ ج ۲ ص ۳۰۹، شرح و فتاویٰ ج ۲ ص ۱۱، درمختار ج ۱ ص

۱۲۸ البحر الرائق ج ۳ ص ۱۷۹، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷۵

مسئلہ نمبر ۲۹

ولو مس فانزل والصحيح انه لا يوجبها
 وعلیٰ هذا اتيان المرأة في الدبر (هدایہ ج ۲ ص: ۲۸۹ فصل فی بیان المحرمات) (۱) یعنی اگر چھونے سے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہوگی، اسی طرح اگر خلاف فطرت فعل کیا یعنی اس عورت سے پاخانہ کی جگہ وطی کی تو بھی حرمت ثابت نہ ہوگی، (یعنی صرف چھولینے سے حرمت ثابت، لیکن اگر اتنا مساس کیا کہ انزال ہو گیا تو حرمت زائل، صرف دیکھ لینے سے حرمت موجود، لیکن شرمناک بد فعل سے حرمت مفقود۔

مسئلہ نمبر ۳۰

اذا طلق امراته طلاقاً بائناً او رجعياً لم يجز له ان يتزوج باختها حتى تنقضى عدتها (هدایہ ج ۲ ص: ۲۸۹ فصل فی المحرمات) (۲) یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو بائن طلاق دیدی یا رجعی، جب تک اس کی عدت نہ گذر جائے وہ مرد اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا (عورت کی عدت تو سنی تھی یہ مرد کا عدت گذارنا نجی سن لینے)

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۳۰۹ (ف) قدوری ص: ۲۱۶/فتاویٰ عالمگیری ج ۱

ص: ۲۷۵

(۲) ایضاً (ف) البحر الرائق ج ۳ ص: ۱۸۰ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۲۷۹

۲۷۹

مسئلہ نمبر ۳۱

اذا رأی امرأة تزتی فتزوجها حل لہ ان یطأها قبل ان یتبرأھا عند ھما (ہدایہ جلد ۲، ص ۲۹۲ فصل فی المحرمات) (۱) یعنی کسی عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اور اس سے نکاح کر لیا تو اس سے شہسپتر ہونا (ابو حنیفہ و ابو یوسف کے نزدیک) جائز ہے اور کچھ ضرورت نہیں کہ ایک حیض تک ٹھہرے۔

مسئلہ نمبر ۳۲

من ادعت علیہ امرأة انه تزوجها واقامت بینة فجعلھا القاضی امرأته ولم یکن تزوجھا وسعھا المقام معہ وان تدعہ یجامعھا وھذا عند ابی حنیفہ (ہدایہ جلد ۲، ص ۲۹۳ بیان المحرمات) (۲) یعنی ایک عورت نے ایک مرد پر جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس سے نکاح کیا ہے اور جھوٹے گواہ گزار دینے، قاضی نے اس پر فیصلہ کر دیا حالانکہ حقیقتاً نکاح نہیں ہوا تو اب ان دونوں کو یکجا رہنا سہنا اور مجامعت اور صحبت کرنا سب جائز ہے، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

(۱) ہدایہ ج ۲، ص ۳۱۲ (ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۱، ص ۲۱۸ / فتاویٰ

قاضی خان ج ۱، ص ۱۶۸
(۲) ایضاً (ف) درمختار ج ۱، ص ۱۹۰ البحر الرائق ج ۳، ص ۱۹۰

مسئلہ نمبر ۳۳

فان تزوج الذمی علیٰ یحمر او خنزیر ثم آسلیما او اسلم
 احد هما فلوا الخمر والخنزیر (ہدایہ جلد ۲ ص: ۳۱۸ فصل فی
 احکام النکاح فی الکفار) (۱) یعنی ذمی مرد نے ذمی عورت سے نکاح کیا
 اور مہر میں شراب یا سور مقرر کیا پھر دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تو بھی
 مہر میں شراب یا سوزا ادا کرنے اسی طرح اگر دونوں میں سے ایک مسلمان
 ہو گیا تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴

فان امتنع الشهود من الابتداء بسقط الحد (ہدایہ یوسنی
 جلد ۲ ص: ۴۴۸ فصل فی کیفیۃ الحد) (۲) یعنی زانی کو سنگسار کرنے
 کے وقت پہلے گواہ سنگ باری شروع کریں اگر وہ نہ کریں تو حد ساقط ہو جائے
 گی، یعنی زانی کو پھر رحم ہی نہ کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۵

جاریۃ ایبہ وامہ وزوجتہ (ہدایہ جلد ۲ ص: ۹۲۰ باب
 الوطی الذی یوجب الخ.....) (۳) یعنی جو شخص اپنے باپ کی یا اپنی ماں کی یا

- (۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۳۳۸ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۲۰۴ / شرح و فایہ ج ۲
 ص: ۴۷ / البحر الرائق ج ۳ ص: ۳۲۶
 (۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۰۹ (ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۴۶
 (۳) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۴ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۲۱

اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اور یہ کہہ دے کہ میں نے خیال کیا تھا کہ یہ مجھ پر حلال ہے تو اسے حد نہیں لگائی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۶

والمطلقة ثلاثة وهي في العدة وبأنا بالطلاق على مال
وهي في العدة وام ولد اعتقها مولاها وهي في العدة (هداية جلد ۲
ص: ۴۹۲ باب الوطى الذى يوجب الخ.....) (۱) یعنی کسی شخص نے
اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں اور پھر اس سے عدت کے اندر زنا کیا، یا طلاق
بائن مال لے کر دیدی پھر عدت میں زنا کیا اور ام ولد لونڈی کو آزاد کر دیا
اور عدت میں اسے زنا کاری کی اور غلام نے اپنے آقا کی لونڈی سے زنا کیا، اگر
یہ لوگ کہہ دیں کہ ہم نے اسے حلال جانا تھا تو اس میں سے کسی پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷

والجارية المرهونة في حق المرتها (هداية يوسفى ص:
۴۹۲ ج ۲ باب الوطى الخ.....) (۲) یعنی اگر کسی کے پاس دوسرے کی
لونڈی گروی ہو اور وہ اس سے بدکاری کرنے تو اس پر بھی کوئی حد نہیں (خواہ
وہ کہے کہ میں اسے حلال خیال کرتا تھا خواہ کہے کہ میں اسے حرام جانتا تھا
(ملاحظہ ہو اس سے اگلا صفحہ))

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۴ (ف) البحر الزائق ج ۵ ص: ۲۶۱ -

(۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۴ (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۴۹ -

مسئلہ نمبر ۳۸

لاحد علی من وطی جاریة ولده وولد ولده وان قال علمت انها علی حرام (ہدایہ جلد ۲ ص: ۴۹۳ باب الوطی الذی یوجب الخ) (۱) یعنی اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی لونڈی سے بدکاری کرنے اگرچہ وہ خانتا ہو کہ یہ اس پر حرام ہے تاہم اسے حد نہ ماری جائے

مسئلہ نمبر ۳۹

من تزوج امرأة لا یحل له نکاحها فوطیها لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفة (ہدایہ جلد ۲ ص: ۴۹۴ - باب الوطی.....) (۲) یعنی جو شخص ان عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرے جن سے نکاح حرام ہے (جیسے ماں بہن بیٹی وغیرہ اس پر حد واجب نہیں۔) امام ابو حنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰

من اتی امرأة فی الموضع المکروه او عمل عمل قوم لوط فلاحد علیہ عند ابی حنیفة (ہدایہ جلد ۲ ص: ۴۹۵ - باب الوطی یوجب الحد.....) (۳) یعنی جو شخص کسی عورت کی یا مرد کی پاخانہ کی جگہ

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۵ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۱۹

(۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۶ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۲۵

(۳) ایضاً (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۵۳ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۲۷ / فتاویٰ

عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۰

میں بدکاری کرے تو اس پر حد نہیں، امام ابوحنیفہ کا فرمان یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱

من زنى فى دار الحرب اوفى دار البغى ثم خرج الينا لا يقام عليه الحد (ہدایہ جلد ۲ ص: ۴۹۵ باب الوطی الذی (۱) یعنی جو شخص کفار کی حکومت میں یا باغیوں کی حکومت کے علاقہ میں زنا کرے، پھر اسلامی حکومت میں آجائے تو اس پر زناکاری کی کوئی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲

من وطئ بهيمة فلاحد عليه (ہدایہ ج ۲ ص: ۴۹۵ باب و طئ الذی (۲) یعنی جو شخص چوپائے سے بد فعلی کرے اس پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳

اذا زنى الصبي او المجنون بامرأة طأوغته فلاحد عليه ولا عليها (ہدایہ ج ۲ ص: ۴۹۷ باب الوطی الذی یوجب الحد) (۳) یعنی

- (۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۷ (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۵۳ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۲۹ / قدوری ص: ۲۱۶ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۴۹
- (۲) ایضاً (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۵۳ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۲۹ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۰
- (۳) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۸ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۳۰ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۴۹

انر کوئی عورت اپنی خوشی اور رضامندی سے کسی بیوقوف یا بچے کے ساتھ زنا کرے تو اس عورت پر کوئی حد نہیں نہ اس بیوقوف اور بچے پر کوئی حد ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴

كل شيء صنعہ الامام الذی لیس فوقہ امام فلاحہ علیہ
الاقصاص (ہدایہ یوسفی جلد ۳ ص: ۴۹۸ باب البوطی الذی
یوجب الحد.....) (۱) یعنی خود مختار آزاد بادشاہ جو کچھ برآکام کرے (مثلاً،
چوری، زناکاری، شراب خوری وغیرہ) اس پر کوئی حد نہیں، ہاں اگر کسی کو
قتل کر ڈالے تو قصاص ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵

اذا شهد علیہ الشہود بسرقة او شرب خمر او بزنا بعد
حين لم یؤخذ به (ہدایہ جلد ۲ ص: ۴۹۹ باب الشهادة علی الزنا
.....) (۲) یعنی کسی چور کی چوری، شرابی کی شراب خوری، زانی کی زناکاری کی
گواہوں نے وقوع کے کچھ دنوں بعد گواہی دی تو اس مجرم کو نہ پکڑا جائے نہ
حد ماری جائے۔ (کچھ دنوں بعد سے مراد ایک ماہ بعد ہے) ملاحظہ ہو اس سے
اگلا صفحہ)

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۰ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۵۳۲ / فتاویٰ

عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۱

(۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۰

مسئلہ نمبر ۲۶

ان شہد وانہ زنی' بامرأة لا يعرفونها لم يحد (ہدایہ جلد ۲ ص: ۵۰۰ باب الشهادة على الزنا) (۱) یعنی اگر گواہوں نے گواہی زنا کی دی لیکن اس عورت کو وہ پہچانتے نہ تھے تو اسے حد نہ لگائی جائے، اگرچہ مرد کو پہچانتے بھی ہوں۔

مسئلہ نمبر ۲۷

ان شہد اثنان انه زنی' بفلانة فاستكرهها وتبران انها طاوعته درىء الحد عنهما جميعاً عند ابى حنيفة وهو قول زفر (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۰۰ باب الشهادة على الزنا.....) (۲) یعنی ایک زانی کے زنا پر چار گواہ ہیں دو تو کہتے ہیں کہ وہ عورت راضی نہ تھی دو کہتے ہیں وہ بھی راضی تھی تو نہ عورت کو حد لگائی جائے گی نہ مرد کو، امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے اور ان کے شاگرد امام زفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸

ان اقر بعد ذهاب رانحتها لم يحد عند ابى حنيفة

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۱

(ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۳۵ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۲

(۲) ایضاً (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۵۵ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۳

وابی یوسف (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۰۵ باب حد الشرب) (۱) یعنی ایک شرابی نے اپنے شراب پینے کا اقرار کیا لیکن اس وقت اس کے منہ کی شراب کی بدبو چلی گئی ہے تو باوجود اس کے اقرار کے، اسے حد نہیں لگے گی۔

مسئلہ نمبر ۴۹

كذلك اذا شهدوا عليه بعد ما ذهب ريحها عن ابى حنيفة

وابی یوسف (ہدایہ یوسفی ج ۲ ص: ۵۰۵ باب حد الشرب) (۲) یعنی شرابی نے شراب پی لی جب اس کے منہ کی بدبو چلی گئی تو اگرچہ گواہ گواہی دیں، تاہم حد نہیں لگائی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵۰

لان السكر من المباح لا يوجب الحد كالبخ (ہدایہ جلد ۲ ص: ۵۰۶ باب حد الشرب) (۳) یعنی جو نشہ لانے والی مباح چیزیں ہیں ان کے استعمال سے اگر نشہ آئے تو حد نہیں جیسے بھنگ کا پینا۔

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۷

(ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۶۲ / قیدوری ص: ۲۱۷ / البحر الرائق ج ۵ ص:

۴۴ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۹

(۲) ایضاً (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۵۴ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۴۴ /

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۵۹

(۳) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۸ (ف) بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۴۹۷ / فتاویٰ

عالمگیری ج ۲ ص: ۱۶۰ ج ۵ ص: ۴۱۵

مسئلہ نمبر ۵۱

لا يقطع كالأخشيب والحشيش والقضب والسيبمك
والصيد والزرنبيخ والميغرة والنزرة ويدخل في الطير
الدجاج والبط والحمام (هدايہ ج ۲ ص: ۵۱۷ باب ما يقطع فيه
.....) (۱) یعنی خشک لکڑیاں اور گھاس اور بانس اور مچھلی اور پرند جیسے مرغ
، بطخ، کبوتر وغیرہ اور ہڑتال اور سرخ مٹی اور قلعی چونے کا جو چور ہو اس کے
ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۲

لاقطع فيما يتسارع اليه الفساد كاللبن واللحم والفواكه
الرطبة (هدايہ ج ۲ ص: ۵۱۸ باب ما يقطع فيه) (۲) یعنی ان
چیزوں کے چرانے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے جو جلد خراب ہو جاتی
ہیں، جیسے دودھ، گوشت اور تر میوے۔

مسئلہ نمبر ۵۳

لا يقطع في الاشربة المطربة (هدايہ ج ۲ ص: ۵۱۸) (۳)
یعنی نشو والی پینے کی چیزوں کے چرانے سے بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۳۹ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۳ / البحر الرائق ج ۵
ص: ۹۰ / بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۹-۱۰ / شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۷۶
/ فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۷۵
(۲) ایضاً (ف) ایضاً (۳) ایضاً

مسئلہ نمبر ۵۴

لافي الطنبور لانه من المعازف (هدايه ج ۲ ص: ۵۱۸.....)

(۱) یعنی طنبورہ وغیرہ ہاجے گاجے چرات سے بھی ہاتھ نہیں کٹ سکتا۔

مسئلہ نمبر ۵۵

لافي سرقة المصحف وان كان عليه حلية (هدايه ج ۲ ص: ۵۱۸ باب مايقطع فيه.....)

(۲) یعنی قرآن شریف کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اگرچہ وہ سونے کے کام والا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵۶

لايقطع في ابواب المسجد الحرام (هدايه ج ۲ ص: ۵۱۸ باب مايقطع فيه.....)

(۳) یعنی خانہ کعبہ مسجد حرام کے دروازے اگر کوئی چور چرالے جائے تو اس کے بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۷

لاالصليب من الذهب ولا الشطرنج ولا النرد (هدايه ج ۲ ص: ۵۱۹ باب مايقطع فيه.....)

(۴) یعنی سونے کی صلیب اور پانے

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۰ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۳/ البحر الرائق ج ۵ ص: ۹۰/ بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۱۰/ شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۷۷/ فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۷۷

(۲) ایضاً (۳) ایضاً (۴) ایضاً

چرانے والے کے ہاتھ نہ کاٹنے چاہئیں۔

مسئلہ نمبر ۵۸

لاقطع علی سارق الصبی الحر وان كان عليه حلی (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۹ باب ما یقطع فیہ)(۱) یعنی اگر کوئی شخص چھوٹے بچے کو چرانے جائے اگر وہ زیور بھی پہنے ہوئے ہو تاہم اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۹

لاقطع فی سرقة العبد الکبیر (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۹ باب ما یقطع فیہ)(۲) یعنی بڑی عمر کے غلام کو چرایا جائے تو بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰

لافی سرقة کلب ولا فہد (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۹ باب ما یقطع فیہ)(۳) یعنی کتے اور چیتے کے پور پر ہاتھ کٹنا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۱

لاقطع فی دف ولا ظیل ولا بریط ولا مزار (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۱۹)

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۰ (رف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۳ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۹۱ شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۷۸ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۷۷
(۲) ایضاً (۳) ایضاً (۴) ایضاً

یعنی ڈھپ، طبلہ، بربط اور دوسری قسم کے باجوں کے چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۶۲

لاقطع علی النباش وهذا عند ابی حنیفہ (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۰ باب ما یقطع فیہ)(۱) یعنی کفن چور کا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۶۳

من سرق عینا فقطع فیہا فرد ہا ثم عاد فسرقہا وہی بحالہا لم یقطع (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۱ باب ما یقطع فیہ)(۲) یعنی ایک شخص نے ایک چیز چرائی اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز مالک کے پاس پہنچ گئی اسی چور نے پھر دوبارہ اسی چیز کو چرایا تو اب اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا

مسئلہ نمبر ۶۴

من سرق من ابویہ او ولدہ او ذی رحم محرم منہ لم یقطع (ہدایہ یوسفی ج ۲ ص: ۵۲۲ فصل فی الحرز)(۳) یعنی جو شخص اپنے

- (۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۱
 (۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۲ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۹۳ / بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۱۷ / شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۷۹
 (۳) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۳ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۴ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۹۶ / بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۲۱ / شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۰ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۸۱

ماں باپ یا اولاد یا کسی اور کی محرم رشتہ دار کی چورنی کرنے سے اس کا بائیکاٹ بھی نہ
 کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۵

لَوْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ ذِي رَحْمٍ مُحْرَمٍ مَتَاعٌ غَيْرٌ يَنْبَغِي أَنْ
 لَا يَقْطَعُ (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۲۲ فصل فی المحرمات) (۱) یعنی اگر کسی
 غیر شخص کی چیز اپنے ذی محرم رشتہ دار کے گھر سے کوئی چیز الے پھڑ بھی اس
 پر حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۶

لَا يَقْطَعُ عَلَيَّ مَنْ سَرَقَ مَالًا مِنْ حَمَامٍ أَوْ مِنْ بَيْتِ النَّاسِ
 فِي دَخْوَلِهِ فِيهِ (ہدایہ جلد ۲ ص: ۵۲۲ فصل فی المحرمات) (۲)
 یعنی حمام میں سے یا ایسے گھر میں سے جس میں اسے جانے کی اجازت ہو کوئی
 چیز چرالائے تو اس پر بھی حد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۷

لَا يَقْطَعُ عَلَيَّ الصَّيْفُ إِذَا سَرَقَ مِمَّنْ إِضَافَةٌ (ہدایہ) (۳)

- (۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۳ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۴۳/۳ بدائع الصنائع
 ج ۱ ص: ۲۸۱/شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۱/فتاویٰ عالمگیری ج ۶ ص: ۸۱۱
 (۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۰۵ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۴/البحر الرائق ج ۵
 ص: ۹۷ بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۱۹/شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۱

(۳) ایضاً

یعنی مہمان اپنے میزبان کے گھر سے چوری کرنے تو اس پر بھی حد نہیں یعنی اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۸

اذا نقب اللص البيت فدخل واخذ المال وناوله آخر خارج البيت فلاقطع عليهما (هدايه ج ۲ ص: ۵۲۴) (۱) یعنی چور نقب لگا کر کسی کے گھر میں گیا اور وہاں سے مال لے لے کر ایک دوسرے چور کو دے دیا جو گھر کے باہر کھڑا تھا تو نہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں نہ اس کے۔

مسئلہ نمبر ۲۹

كذلك ان حمله علي حمار فساقه واخرجه (هدايه ج ۲ ص: ۵۲۴) (۲) یعنی اگر اسی طرح مال گدھے پر لا دیا اور اسے ہٹکا لایا تو بھی حد نہیں، ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۰

من نقب البيت وادخل يده فيه واخذ شيئا لم يقطع (هدايه ج ۲ ص: ۵۲۴، ۵۲۵) فصل في الحرز (۳) یعنی چور نے اگر نقب لگا کر اور اس میں سے ہاتھ بڑھا کر چوری کی تو ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

- (۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۵ (ف) درمختار ج ۱ ص: ۳۳۵ / البحر الرائق ج ۵ ص: ۱۰۰ / بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۱۰ / شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۱
 (۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۴۶ (ف) البحر الرائق ج ۵ ص: ۱۰۱ / شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۴ / درمختار ج ۱ ص: ۲۳۵ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۸۰
 (۳) ایضاً

مسئلہ نمبر ۷۱

إذا ادعى السارق ان العين المسروقة ملكه سقط القطع عنه وان لم يقم بينة معناه بعد ما شهد الشاهدان بالسرقة (هدایہ ج ۲ ص: ۵۲۹ فصل فی کیفیت القطع) (۱) یعنی ایک چور نے چوری کی، دو گواہوں نے گواہی دی لیکن بلا دلیل جھوٹ موٹ اس نے کہہ دیا کہ یہ میرا مال ہے تو بھی اس کا ہاتھ نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۷۲

من سرق سرقات فقط فی احداها فهو لجمعها ولا یضمن شیئاً عند ابی حنیفہ (هدایہ ج ۲ ص: ۵۵۱ فصل فی کیفیت القطع.....) (۲) یعنی ایک شخص نے کئی چوریاں کیں، ایک میں پکڑا گیا اور ہاتھ کاٹا گیا تو اب کل چوری کے مال کا وہ ضامن نہیں، یعنی مال کا واپس کرنا اس کے ذمہ نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے، اور نہ دوبارہ اس پر کوئی حد ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۳

ان سرق شاة فذبحها ثم اخرجها لم یقطع (هدایہ ج ۲

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۵۱ (ف) شرح وقایہ ج ۲ ص: ۲۸۵ / درمختار ج ۱

ص: ۳۳۶ / بدائع الصنائع ج ۶ ص: ۴۳

(۲) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۵۳ (ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۸۵

ص: ۵۳۲ باب مایحدث (۱) یعنی اگر کسی چور نے بکری چرائی لیکن وہیں اسے ذبح کر ڈالا پھر نکال لے گیا تو اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۷۴

فان سرق ثوباً فصبغه احمر قطع ولم یؤخذ منه الثوب ولم یضمن قيمة الثوب وهذا عند ابی حنیفة و ابی یوسف (ہدایہ ج ۲ ص ۵۳۳ باب مایحدث السارق (۲) یعنی اگر چور نے کپڑا چرایا اور سرخ رنگ لیا تو ہاتھ تو کاٹا جائے گا لیکن کپڑا اسی کا ہو گیا نہ تو واپس لیا جائے نہ وہ اس کپڑے کی قیمت کا ضامن ہے امام ابو حنیفہ کی فقہ یہی ہے اور قاضی ابو یوسف کی قضا بھی یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۵

من امتنع من الجزية او قتل مسلماً اوسب النبی علیہ السلام اوزنی بمسلمة لم ینتقض عہدہ (ہدایہ ج ۲ ص: ۵۷۵ فضل فی ما ینبغی الذمی) (۳) یعنی اگر ذمی کا فر جزیہ ادا کرنے سے انکار کر دے یا کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے یا نبی علیہ السلام کو گالیاں دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے، پھر بھی اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۵۴ باب مایحدث السارق فی السرقة

(ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۸۵

(۲) ایضاً (۳) ہدایہ ج ۲ ص: ۵۹۸

مسئلہ نمبر ۶۶

يجوز الانتفاع به للخمر (هدايه ج ۳ ص: ۳۹ باب البيع الفاسد) (۱) یعنی سور کے بالوں سے موزہ گانٹھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۷

لوقوع في الماء القليل عند محمد لا يفسد ه
..... لان اطلاق الانتفاع به دليل طهارته (هدايه ج ۳ باب البيع الفاسد) (۲) یعنی اگر سور کے بال تھوڑے سے پانی میں پڑ جائیں تو امام محمد کا فتویٰ ہے کہ وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، اس لئے کہ جب ان بالوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے تو یہ جواز دلیل ہے اس کی پاکیزگی پر (اور پاکیزہ چیز پانی میں پڑنے سے پانی ناپاک کیوں ہونے لگا؟)

مسئلہ نمبر ۶۸

إذا امر المسلم نصرانياً ببيع خمر أو بشرائها ففعل ذلك
جاز عند أبي حنيفة (هدايه ج ۳ ص: ۴۱ باب البيع الفاسد) (۳) یعنی

(۱) ہدایہ ج ۳ ص: ۵۵ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۶ / بدائع الصنائع ج ۴ ص: ۳۳۳ / البحر الرائق ج ۶ ص: ۱۳۲ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۱۵
(۲) ہدایہ ج ۳ ص: ۵۵ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۶ / البحر الرائق ج ۶ ص: ۱۳۳

(۳) ہدایہ ج ۳ ص: ۵۸ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۷ / بدائع الصنائع ج ۴ ص: ۳۳۴ / البحر الرائق ج ۶ ص: ۱۳۸ / فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص: ۱۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان کسی نصرانی کو کہے کہ میری شراب بیچ دے یا مجھے شراب خرید دے تو امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۹

لاربو بین المولیٰ وعبده (ہدایہ فاروقی ج ۳ ص: ۷۰ باب الربو) (۱) یعنی آقا اپنے غلام سے سود لے سکتا ہے غلام اور آقا کے درمیان کوئی سود نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸۰

لابین المسلم والحربی فی دار الحرب (ص: ۷۰ باب الربو) (۲) یعنی مسلمان اور حربی کافر میں کفرستان میں کوئی سود نہیں (یعنی کفار کی حکومت میں مسلمان وہاں کے رہنے والے کافروں سے سود (بیاج) لے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۱

لان مالہم مباح فی دار ہم فیای طریق اخذہ المسلم اخذ مالاً مباحاً (ہدایہ ج ۳ ص: ۷۰ باب الربو) (۳) یعنی کفار کا مال کفار کی سلطنت میں مسلمانوں پر مباح ہے جس طرح چاہتے لے لے، وہ مال مباح

(۱) ہدایہ ج ۳ ص: ۸۶ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۴۳ / البحر الرائق ج ۶ ص:

۳۲۶ / قدوری ص: ۸۳

(۲) ایضاً (۳) ایضاً

اور جائز ہی رہے گا (چاہے چوری کر کے، چاہے ڈاکہ ڈال کے، چاہے لوٹ مار کر کے، چاہے کسی اور طرح سے)

مسئلہ نمبر ۸۲

يجوز بيع الكلب والفهد والسباع المعلم وغير المعلم في ذلك سواء (هدايہ فاروقی ج ۳ ص: ۸۵ مسائل مشورہ) (۱) یعنی کتے اور چیتے اور درندوں کی خرید و فروخت جائز ہے، چاہے وہ سدھے ہوئے ہوں یعنی شکاری ہوں یا غیر شکاری۔

مسئلہ نمبر ۸۳

لا تقبل شهادة الاعمى (هدايہ فاروقی ج ۳ ص: ۱۴۴ باب من يقبل شهادة (۲) یعنی نابینا آدمی کی گواہی مردود ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۴

لو عمى بعد الاداء يمتنع القضاء عند ابى حنيفة ومحمد (هدايہ ج ۳ ص: ۱۴۵ باب من يقبل شهادته) (۳) یعنی اگر کسی شخص

- (۱) ہدایہ ج ۳ ص: ۱۰۱ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۵۰ / البحر الرائق ج ۶ ص: ۲۸۶ بدائع الصنائع ج ۴ ص: ۳۳۴ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۱۱۴
- (۲) ہدایہ ج ۳ ص: ۱۶۰ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۹۴ / بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۴۰۱ / قدوری ص: ۲۴۸ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۶۴
- (۳) ہدایہ ج ۳ ص: ۱۶۱ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۹۴ / بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۴۰۱ / فتاوی عالمگیری ج ۲ ص: ۶۵

بنے گواہی دی اس کے بعد وہ نابینا ہو گیا تو اس کی گواہی پر فیصلہ کرنا منع ہے۔
امام ابو حنیفہ اور محمد کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۵

من كسر لمسلم بربطاً او طبلاً او مزماراً او دفاً او راقاً له
سكراً او منصفاً فهو ضامن وهذا عند ابى حنيفة (هدايه
ج ۳ ص: ۳۷۳ فصل فى غضب مالا يتقوم) (۱) یعنی جو شخص کسی
مسلمان کے بربط کو یا طبلے کو یا باجے کو یا ڈھول کو توڑ ڈالے یا اس کی شراب
بہادے تو اسے قیمت ادا کرنی پڑے گی، امام ابو حنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۶

بيع هذه الاشياء جائز وهذا عند ابى حنيفة (هدايه ج ۳
ص: ۳۷۲ فصل فى غضب مالا يتقوم) (۲) یعنی مزامیر، طبلے، دف، نشہ
آدر چیز کی خرید و فروخت بھی جائز ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۷

من غضب لايضمن قيمته ام الولد عند ابى حنيفة
(هدايه فاروقى ج ۳ ص: ۳۷۲ فصل فى غضب (۳) یعنی اگر کسی شخص

(۱) ہدایہ ج ۳ ص: ۳۸۸ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۰۹ / فتاویٰ

عالمگیری ج ۵ ص: ۱۳۱

(۲) ایضاً (۳) ایضاً

نے دوسرے آدمی کی ایسی لونڈی کو غضب کر لیا جس سے اس کے ہاں اولاد ہوئی ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک غضب کرنے والا قیمت کا ضامن نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۸۸

حيلة المصرى اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى خارج

المصر فيضحى بها لما طلع الفجر (هدايہ ج ۴ ص: ۴۳۰ کتاب الاضحیہ) (۱) یعنی شہر کے رہنے والے لوگ قربانی نماز عید سے پہلے نہیں کر سکتے لیکن اگر وہ کرنا چاہیں تو حنفی مذہب انہیں یہ حیلہ سکھاتا ہے کہ وہ قربانی کے جانور کو شہر سے باہر بھیج دیں اور وہاں فجر ہوتے ہی ذبح کر ڈالیں۔

مسئلہ نمبر ۸۹

من دعى الى وليمة او طعام فوجد ثمة لعباً او غناء فلا بأس

بان يقعد ويأكل قال ابو حنيفة ابتليت بهذا مرة فصبرت (هدايہ ج ۴ ص: ۴۳۹ کتاب الکراهیہ) (۲) یعنی کوئی شخص ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں گیا وہاں کھیل تماشے پاراگ راگنیاں ہو رہی ہیں تو وہاں بیٹھنے اور کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں بھی ایک مرتبہ ایسی مجلس میں صبر سے بیٹھا رہا۔

(۱) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۴۶ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۳۲

(۲) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۵۵ (ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص: ۳۴۳

مسئلہ نمبر ۹۰

لاباس بتوسده والنوم عليه عند ابى حنيفه (هدايه ج ۴ ص: ۴۴۰ فصل فى اللبس) (۱) يعنى ريشى تكيوں پر سر رکھنا اور ريشى بستروں پر سونا، امام ابو حنيفه کی رائے میں کوئی ڈر خوف کی بات نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۱

ينظر الرجل من ذوات محارمه الى الوجه والرأس والصدر والساقين والعضدين (هدايه فاروقى ج ۴ ص: ۲۴۵ فصل فى الوطى والنظر) (۲) يعنى آدمی اپنی ذی محرم رشتہ دار عورت کے چہرے اور سر اور سینے اور برانوں اور بازؤں کو دیکھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۲

لاباس بان يمس ماجاز ان ينظر اليه (هدايه ج ۴ ص: ۴۴۶ فصل فى الوطى والنظر) (۳) يعنى ان عورتوں کے ان اعضاء کو جن کا ذکر اوپر گذرا، چھو بھی سکتا ہے۔ (ماس کرنے میں بھی حرج نہیں)۔

-
- (۱) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۵۶ (ف) / درمختار ج ۲ ص: ۲۳۹ / قدوری ص: ۲۷۶ / فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص: ۳۳۱
- (۲) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۶۱ (ف) / درمختار ج ۲ ص: ۲۴۱ / قدوری ص: ۲۸۰ / فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص: ۳۲۹
- (۳) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۶۲ (ف) / درمختار ج ۲ ص: ۲۴۱ / قدوری ص: ۲۸۰ / فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص: ۳۲۹

مسئلہ نمبر ۹۳

لابأس ببيع العصير فمن يعلم انه يتخذه خمراً
(ہدایہ ج ۴ ص: ۴۵۶ فصل فی البیع) (۱) یعنی شیرہ انگور اس شخص کے
ہاتھ بیچنا جو اس کی شراب بنائے گا، جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۴

من آجر بيتاً ليتخذ فيه بيت نار او كنيسة او بيعة او يباع
فيه الخمر بالسواد فلا بأس به وهذا عندنا بی حنیفہ (ہدایہ ج ۴ ص:
۴۵۶ فصل فی البیع) (۲) یعنی کرایہ پر مکان دینا اس واسطے کہ کرایہ دار
اس میں آتشکدہ بنائے یا گر جاگھر بنائے یا اس میں شراب کا پیٹھا کھولے تو کوئی
حرج نہیں، امام ابوحنیفہ کا قیاس یہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۵

يكره التعشير والنقط (ہدایہ ج ۴ ص: ۴۵۷ مسائل
متفرقة) (۳) یعنی دس دس آیتوں پر نشان لگانا مکروہ ہے اور قرآن میں
اعراب یعنی زیر بر پیش لگانا بھی مکروہ ہے۔

(۱) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۷۲ (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۴۶ / فتاویٰ

عالمگیری ج ۵ ص: ۱۷

(۲) ایضاً (ف) درمختار ج ۲ ص: ۲۴۷

(۳) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۷۳ (ف) قدوری ص: ۲۷۷

مسئلہ نمبر ۹۶

مايتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذرة حلالاً
عند ابى حنيفة ولايحد شاربه عنده وان سكر منه (هدايہ ج ۴
ص: ۴۸۰ کتاب الاشربة) (۱) یعنی گہوں کی، جو کی، شہد کی، جوار کی،
شرابِ حلال ہے اس کے پینے والے کو حد نہیں ماری جائے گی اگرچہ اس کے
پینے سے اسے نشہ بھی چڑھا ہو امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۷

نبيذ العسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير حلال
..... عند ابى حنيفة (هدايہ ج ۴ ص: ۴۸۱ کتاب الاشربة) (۲)
یعنی شہد کی، انجیر کی، گہوں کی، جوار کی اور جو کی شرابِ حلال ہے۔ امام
ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۸

لان المفسد هو القدح المسكر وهو حرام عندنا (هدايہ
ج ۴ ص: ۴۸۱ کتاب الاشربة) (۳) یعنی نشہ والی چیز کا وہ پیالہ جس سے

-
- (۱) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۹۶ (ف) بدائع الصنائع ج ۵ ص: ۴۹۷ / قدوری
ص: ۲۲۳ / در مختار ج ۲ ص: ۲۶۰
(۲) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۹۷ (ف) قدوری ص: ۲۲۳
(۳) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۹۷ (ف) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص: ۴۱۴

نشہ آئے وہی حرام ہے، خفی مذہب کا فیصلہ یہی ہے، (الرد سوئیں جام پر نشہ چڑھتا ہو تو نو تک حلال طیب ہیں)

مسئلہ نمبر ۹۹

عصیر العنب اذا طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقی ثلثه حلال وان اشتد وهذا عند ابی حنیفہ وابی یوسف اذا قصد به التقوی (ہدایہ ج ۴ ص: ۴۸۱ کتاب الاشربہ) (۱) یعنی انگور کی شراب جس میں انگور کا شیرہ پکنے میں دو تہائی جل گیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا ہو تو حلال ہے..... مگر قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کزے، امام ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے اور ابو یوسف کی بھی یہی رائے ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰

اذا تخللت الخمر حلت ولا یکرہ تخلیلها (ہدایہ ج ۴ ص: ۴۸۳ کتاب الاشربہ) (۲) جب شراب سرکہ بن گئی تو حلال ہے اور شراب کا سرکہ بنالینا مکروہ نہیں۔ ناظرین کرام! یہ ایک سو مسکے ہدایہ شریف کے آپ نے سن لئے، اب آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ جس مذہب کی طرف آج اہل حدیث کو بلایا جاتا

(۱) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۹۷ (ف) قد وری ص: ۲۲۳ / فتاوی عالمگیری

ج ۵ ص: ۴۱۲

(۲) ہدایہ ج ۴ ص: ۴۹۹ (ف) قد وری ص: ۲۲۳ / فتاوی عالمگیری

ج ۵ ص: ۴۰۱

ہے اور جس مذہب کا آج اصل اسلام ہونے کا دعویٰ ہے اس کا کیا حال ہے؟
 آج اگر دشمنان اسلام ان مسائل کو لے کر ایلام پر حملہ کریں
 تو آپ کو کس قدر نینچا دیکھنا پڑے گا؟ کیا سو اس سے کہ ان مسائل کو آپ
 اسلامی مسائل نہ کہیں اور اس سے دست برداری کریں کوئی اور جواب آپ
 کے پاس ہے؟

اے حنفیو! کیا یہی وہ حنفی مذہب ہے جس پر فخر کرتے ہو؟ کیا یہی امام
 ابو حنیفہ کے اجتہادات ہیں جن کی بنا پر انہیں امام اعظم کہتے ہو؟ کیا سچ سچ امام
 صاحب ہی نے زانیوں پر مہربانی فرمائی ہے کہ انہیں حد معاف فرمادی؟
 یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے بھی منہ کالا کرنے والے کو بھی حد
 سے بچالیا؟ اغلام کرنے والوں کو حد لگنے سے بچالیا؟ کیا فی الحقیقت امام
 صاحب ہی نے شرایوں پر یہ رحم کھایا کہ انہیں کوڑوں سے بچالیا؟ کیا واقعی
 امام صاحب ہی نے سود کو اور شراب کو حلال بتایا؟ کیا امام صاحب کو واقعی
 چوروں سے ہمدردی تھی کہ ان کے ہاتھ کاٹنے کو ممنوع قرار دیا؟ کیا امام
 صاحب کی سکھائی ہوئی نماز یہی ہے کہ کپڑے ناپاک ہوں، نہ رکوع سجدہ
 ٹھیک ٹھکانے کا ہونہ قومہ جلسہ؟ نہ بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہ قرآن
 پڑھنے کی، مخفی راستے سے ہوا نکال دو گویا سلام پھیر دیا، کیا امام صاحب نے
 ہی یہ سکھایا، یکہ کتے کے چڑے کا ڈول بنا لو اسی کی جانماز کر لو اور نماز پڑھ لو؟
 کیا حضرت امام صاحب نے ذمیوں کا اتنا مرتبہ بڑھایا کہ انہیں رسول اکرم
 خدا ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گالیاں دینے میں خوف نہ رہا؟ کیا امام صاحب نے ہی

فرمایا کہ صرف دو جھوٹے گواہوں پر حرام عورت حلال ہے؟ کیا امام صاحب ہی نے حلال عورت کو محض اس سزا پر حرام کر دیا کہ اس کی عزیزہ کو چھو لیا؟ اور اگر اس سے بد فعلی کی تو پھر حلال کر دیا؟ کیا امام صاحب نے ہی مسلمانوں کی ترقی کا یہ نیاراستہ ہونڈا کہ وہ کتے اور سور اور درندے اور شراب اور طبلے اور باجے بیچیں؟ کیا امام اعظم کی عظمت کا ظہور اس سے ہوا کہ انہوں نے روزے کے کفارے سے مقلدوں کو سبکدوش کیا؟ کیا یہ سچ ہے کہ امام صاحب نے مزدہ عورت اور چوپائے سے صحبت اور خلاف فطرت فعل لواطت کرنے والوں کو دلیر کر دیا اور ان سے کفارہ تک بھی ہٹا دیا؟ کیا امام صاحب کی شان اسی سے ظاہر ہوئی ہے کہ انہوں نے مشیت زنی (جلیق) جیسے حیا سوز فعل کو بھی عین روزے کی حالت میں کوئی اہمیت نہ دی؟ کیا امام صاحب نے بھنگ جیسی خبیث کو مباح قرار دے کر مسلمانوں پر احسان کیا؟ کیا امام صاحب نے کنیسوں، گرجوں، آتشکدوں اور شراب خانوں کے کھلوانے کی اجازت دیدی؟ کیا سور کو اور کتے کو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ نجس نہیں؟

حنفیو! شرم کرو کہ ایک بزرگ زاہد و متقی کے ذمے ایسے گندے مسائل تھوپنے میں تمہیں غیرت نہیں آتی؟ اب ایمان سے بناؤ امام صاحب کے تم دوست ہو یا دشمن؟

ہم محمدی توڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ ان فقہ کی کتابوں کا کوئی اعتبار نہیں، ان رائے قیاس کے مجموعے کا نام اسلامی کتب رکھنا اسلام سے

صریح دشمنی کرنا ہے بلکہ ان کتابوں کو حنفی مذہب کی کتابیں ماننا بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیرباند ہونا اور ان سے سخت تر قابل شرم مخفی عداوت رکھنا ہے ﴿یا اهل الكتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله فان تولوا فقلوا اشهدوا بانا مسلمون﴾ اے اہل کتاب آؤ اس بات کی طرف جو ہم تم میں متفق علیہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو رب بنالیں کہ اس کے تمام احکام مان لیا کریں، اے اہل کتاب اگر تم اس صاف سچی اور سیدھی بات کو نہیں مانتے تو نہ مانو مگر گواہ ہو کہ ہم تو مانتے ہیں۔ فقط۔ واللہ الموفق

نوٹ :- ہدایہ جلد اول و دوم کے کل صفحات مطبوعہ یوسفی لکھنؤ کے ہیں اور جلد سوم و چہارم کے کل صفحات مطبوعہ فاروقی دہلی کے ہیں (۱) اگر کسی صاحب کے پاس اس مطبع کی کتابیں نہ ہوں تو ان کی سہولیت کے لئے باب کا حوالہ دیدیا گیا ہے جس سے باسانی ہر حوالہ اصل کتاب میں نکال سکتے ہیں۔

برادران! ہدایہ کے صرف سو مسائل کا نمونہ میں نے آپ کو اس کتاب میں بتایا ہے اور اگر آپ ہدایہ کی پوری کیفیت سے واقف ہونا چاہتے ہوں

(۱) اس ایڈیشن کے جدید حوالے سب کے سب ہدایہ (مطبوعہ مکتبہ تنہانوی دیوبند کے ہیں) (فائدہ ۵) قدوری (مطبوعہ المکتبۃ الامدادیۃ دیوبند) فتاویٰ عالمگیری، البحر الرائق، بدائع الصنائع، درمختار (مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند) فتاویٰ قاضی خان (مطبوعہ عائلی لکھنؤ)

تو میری کتاب درایت محمدی (۱) ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی اور یقیناً آپ قیاسات فقہاء کی ان پر ظلمت گھاٹیوں سے باہر نکل قرآن و حدیث کے منور، وسیع اور صاف ستھرے میدان میں آجائیں گے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کلام اللہ اور کلام الرسول کی تابعداری کا ذوق و شوق عنایت فرمائے اور آپس میں ایک دوسرے کی کل باتوں کا ماننا اپنے اوپر فرض جان کر اسے رب بنانے سے بچائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الراقم: محمد مدرس مدرسہ محمدیہ واڈیٹر اخبار محمدیہ اجمیری دروازہ دہلی

مولانا محمد صاحب محدث جو ناگزہمی کی نادر مطبوعات

80/- سیفِ محمدی

75/- درایتِ محمدی

35/- امامِ محمدی

75/- شمعِ محمدی

45/- ارشادِ محمدی

90/- طریقہِ محمدی

15/- ہدایتِ محمدی

35/- درودِ محمدی

10/- صلوةِ محمدی